اضواء البیان

فی

ترجمۃ القرآن

حضر

ازہر
azhar
PUBLICATIONS

نوٹ: اس ترجمہ کی اشاعت کی تحریری اجازت ادارہ ازہر اکیڈمی لندن کے قانونی شعبہ سے لے کر آپ بھی تجارت کے لیے یا لوجہ اللہ اشاعت کر سکتے ہیں۔

نام	:	اضواء البیان فی ترجمۃ القرآن
مترجم	:	حضرت مولانا یوسف متالا حفظہ اللہ تعالی
صفحات	:	۸۶۰
سن اشاعت	:	۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء
ناشر	:	ازہر اکیڈمی، لندن، برطانیہ

ملنے کے پتے:

ہندوستان:

کتب خانہ یحیوی، متصل مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور، یوپی۔

جامعہ قاسمیہ دار العلوم زکریا، ٹرانسپورٹ نگر، مرادآباد، یوپی۔

دار العلوم سورت، چھڈا اول، رامپورا، سورت، گجرات۔ ۳۹۵ ۰۰۳

جامعۃ الزہراء، ملا محلّہ، نانی نرولی، سورت، گجرات۔ ۳۹۴ ۱۱۰

جنوبی افریقہ:

Madrasah Taleemuddin
4 Third Avenue, Isipingo Beach, Durban, South Africa, 4133

برطانیہ:

Azhar Academy Ltd
54-68 Little Ilford Lane, Manor Park,
London E12 5QA | UK | Tel: (+44) 208 911 9797 | Fax: (+44) 208 911 8999
E: sales@azharacademy.com | W: www.azharacademy.com

Printed and distributed in India by:
Islamic Book Service Pvt. Ltd., 2872/74 Kucha Chelan, Daryaganj
New Delhi - 110 002, India
Tel: (+91) 11 23253514 | Email: islamic@eth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

☆ ہمارے مشفق شیخ اور استاذِ محترم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا یوسف متالا صاحب دامت فیوضہم دار العلوم ہولکمب بری میں دار العلوم کے ابتدائی سالوں سے لے کر اب تک ترجمۂ قرآن شریف پڑھاتے رہے۔ شروع میں کئی سال طلبہ اپنی ترجمہ کی کاپیاں لاحقین کو منتقل کرتے رہے۔ پھر کاپیوں کی جگہ کیسٹس (Cassettes) ، پھر سی ڈیز (CDs) منتقل ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ پندرہ بیس برس سے جب یہ سی ڈیز ویب سائٹ پر رکھ دی گئیں، تو دار العلوم کے متعلقین کے لیے مزید آسانی ہوگئی تھی۔

☆ اب آخری مرحلہ طباعت کا رہ گیا تھا۔ اگر چہ طلبہ نے اپنے طور پر ٹائپ کر کے، معلوم نہیں کلی یا جزوی طور پر، یہ مرحلہ بھی طے کرلیا تھا، لیکن ہماری خواہش تھی کہ باقاعدہ صاحبِ ترجمہ کی اجازت سے ہم اس ترجمہ کو ازہرا کیڈمی کی طرف سے طبع کرائیں۔ مگر ہماری درخواست کے بعد شروع میں تو انکار ہوتا رہا۔ بعد میں اس شرط کے ساتھ اجازت ملی کہ کوئی ماہر اس ترجمہ کو بنظرِ تصحیح واصلاح مکمل طور پر دیکھ لے۔

☆ چنانچہ ہم نے مشفق دوست جناب خلیل اشرف صاحب عثمانی زید مجدہم کے توسط سے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم سے اس پر نظرِ ثانی کی درخواست کی، تو انہوں نے اپنے دار العلوم کراچی کے شعبۂ تخصص فی الدعوۃ کے ڈائرکٹر، حضرت مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صاحب کاندھلوی دام ظلہم کے سپرد یہ کام فرمادیا۔

☆ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صاحب کے والدِ محترم محدثِ کبیر شارحِ سنن ترمذی حضرت مولانا اشفاق الرحمٰن صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے چند ماہ میں کبر سنی اور علمی مشاغل اور دار العلوم کراچی کی خدمات کے ساتھ ترجمہ کی اصلاح وتصحیح کا کام مکمل فرمالیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں بے حد جزائے خیر عطا فرمائے، صحت وقوت میں برکت عطا فرمائے۔

☆ قرآنِ کریم کی ترجمانی کی عظمت واہمیت کے پیش نظر حضرت مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صاحب سے استفادہ کے بعد ہم نے حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی، ہردوئی، بانی ومہتمم جامعہ قاسمیہ دار العلوم زکریا، مراد آباد، کے توسط سے اساتذۂ دار العلوم دیوبند سے رجوع کیا، اور ان حضرات نے شفقت فرمائی اور ترجمہ میں ترامیم واصلاحات فرمائیں اور مفید مشورے دیے۔

اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کی تائیدی تحریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم اللہ رب العزت کی طرف سے نازل کردہ سب سے آخری کتابِ رشد و ہدایت ہے اور تمام علوم وفنون کا سرچشمہ اور بحرِ ناپیدا کنار ہے، جس کے حقائق اور نکات بیان کرنے کے لیے قرونِ اولی سے ہی علماءِ کرام نے عرق ریزی اور جانفشانی کی ہے اور مختلف زبانوں میں ترجمے وتفاسیر لکھے ہیں۔

چناں چہ اردو زبان جو اپنی وسعت ومقبولیت کے اعتبار سے دنیا کی چند بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہے، اس زبان میں بھی علماءِ کرام نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ ترجمے کیے ہیں، جن میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی نور اللہ مرقدہ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کے ترجمے بے حد مقبول ہوئے، اور یہ مبارک سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

یہ ترجمۂ قرآن کریم جو آپ کے سامنے ہے، حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم کا ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف متالا حفظہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کے معتمدِ خاص اور اجل خلفاء میں سے ہیں اور حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے ایماء پر دیارِ یورپ کے ملک برطانیہ میں دینِ اسلام کی اشاعت وتبلیغ کے لیے خیمہ زن ہوگئے اور وہاں دارالعلوم، بری، کے نام سے ادارہ قائم کرکے آج تک شب وروز دین کی خدمت اور تعلیم وتعلم کے لیے وقف ہیں، اور اس وقت انگلینڈ، کینیڈا اور امریکہ کے مختلف شہروں میں آپ کے ادارہ کے فارغ التحصیل علماء کرام خدمتِ دین کے لیے پھیلے ہوئے ہیں، جو آپ ہی کے مرہونِ منت ہیں۔

زمانۂ تدریس میں حضرت والا سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے والے طلبہ ترجمۂ قرآن کریم نوٹ کرتے رہے اور کیسیٹوں اور سی ڈی میں ترجمہ کے درس کو محفوظ کرتے رہے۔ اسی محفوظ ترجمہ کو حضرت نے دقیق نظر ثانی اور ضروری اصلاح کے بعد تیار کیا ہے جو الحمد للہ قابلِ قدر اور لائقِ تحسین ہے۔

حضرت والا نے اپنے برادرِ کبیر حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب متالا دامت برکاتہم کے دست گرفتہ حضرت مولانا محمد سالم صاحب القاسمی، بانی ومہتمم جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا، ٹرانسپورٹ نگر، مرادآباد، کی معرفت یہ ترجمہ نظرِ ثانی کے لیے ہم اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کے پاس ارسال فرمایا، جس کو ہم لوگوں نے تقریبا چار ماہ کی مدت میں بڑی گہرائی اور گیرائی اور خلوص ومحبت کے ساتھ دیکھا، پڑھا اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی مشورے دیے، جس سے یہ ترجمہ مستند، قابلِ اعتماد، نافع اور مفید ہوگیا ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا حفظہ اللہ کا یہ ترجمۂ قرآن کریم عمدہ کتابت اور اعلیٰ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ دعاء ہے کہ رب رحیم و کریم مولانا متالا صاحب مدظلہ کو شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

مولانا محمد نسیم احمد صاحب بارہ بنکوی، مولانا محمد ایوب صاحب مظفرنگری، مولانا منیر احمد صاحب، مولانا مفتی راشد صاحب، مولانا مفتی عبداللہ صاحب معروفی، مولانا خضر احمد صاحب، مولانا محمد افضل صاحب، مولانا محمد ساجد صاحب و مولانا محمد عارف جمیل صاحب

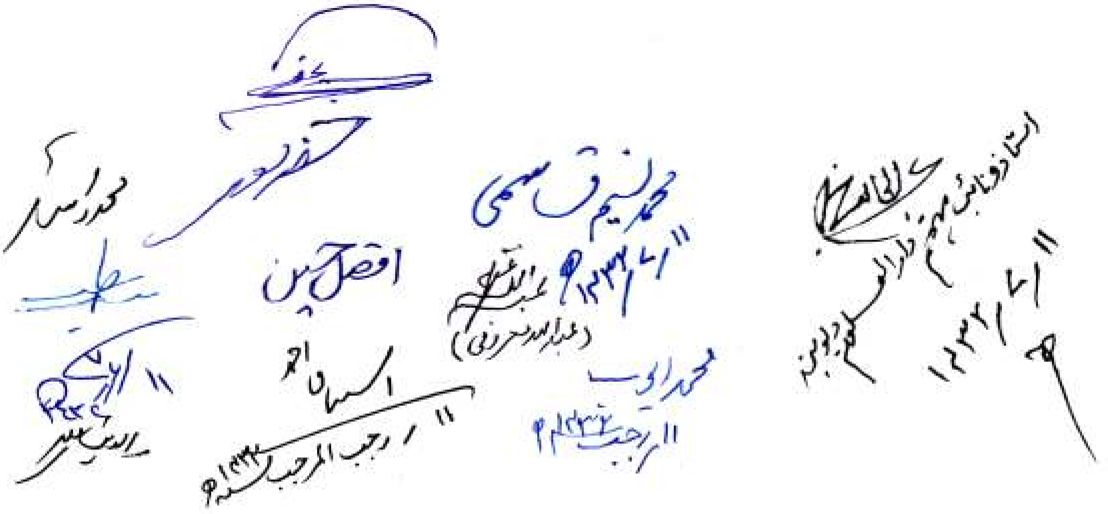

....

☆ اخیر میں دعا ہے کہ کلامِ الٰہی کے اس ترجمہ کے سلسلہ میں جو کوتاہی، کمی واقع ہوئی ہو، اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے اور اب تک جن حضرات نے اس میں جانفشانی کی ہے یا آئندہ جو کریں گے، ان سب کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور سب کے لیے اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

ادارہ ازہرا کیڈمی، لندن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمۂ قرآن حضرت مولانا یوسف متالا دام ظلہم

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیٔات اعمالنا من یھدہٖ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمداً عبدہ ورسولہ و صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہ وسلم.

وبعد: سیدی ومرشدی حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے ازراہِ کمال عنایت ارشاد فرمایا کہ احقر حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم (مہتمم، دارالعلوم بری انگلینڈ) کے ترجمۂ قرآن کریم کا مطالعہ کرے اوراس کے بارے میں اپنی متواضعانہ رائے سے موصوف کو مطلع کردے۔ احقر نے حضرت شیخ کے ایماء کو حکم تصور کرتے ہوئے حضرت متالا صاحب مدظلہم کے ترجمۂ قرآن کو لفظاً لفظاً پڑھا اور جستہ جستہ اپنی متواضعانہ رائے بھی تحریر کی جس کو حضرت متالا صاحب مدظلہم نے اپنے الطاف کریمانہ سے شرف قبول بھی عطا فرمایا۔ **فللّٰہ الحمد ولہ الشکر.**

اس احقر کو اپنی کم علمی کی بنا پر حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم کی گرانقدر شخصیت اوران کے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نوراللہ مرقدہ سے تعلق کے بارے میں آگہی حاصل نہ تھی۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم نے اس عاجز کو ضروری کوائف سے مطلع فرمایا۔ اگرچہ میں ہرگز اس قابل نہ تھا کہ حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم کی شخصیت اوران کے ترجمۂ قرآن کے بارے میں کوئی تحریر سپردِ قلم کرتا، مگر بقولِ شاعر ؎

حکایت از قد آں یار دل نواز کنیم
بایں بہانہ مگر عمرِ خود دراز کنیم

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نوراللہ مرقدہ کمالات باطنی اور مدارج علمی کی ان بلندیوں تک پہنچے ہوئے تھے کہ بلاتأمّل ان کی شخصیت کو سلفِ صالح کی سیرت وکردار اوران کے علم وعمل کا ایک جامع ترین پیکر قرار دیا جاسکتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کا تعلق کاندھلہ کے اس عظیم خانوادے سے تھا جس کا سلسلۂ نسب حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پھر اوپر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱؍رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو کاندھلہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حضرت مولانا محمد یحیٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے جدامجد کا اسمِ گرامی حضرت مولانا محمد اسماعیل کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ حدیث اولاً اپنے والد مولانا محمد یحیٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اور

بعدازاں اپنے مربی اور مرشد حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور بذل المجہود کی تالیف میں اپنے شیخ کی معاونت فرمائی۔ حدیث اور علومِ حدیث شیخ کا اصل ذوق، موضوع اور محنت وتحقیق کا میدان تھا اور اس کو وہ تقرب الی اللہ اور تقرب الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے تھے اور اس کو انہوں نے اپنا شعار و دثار بنالیا تھا یہاں تک کہ شیخ الحدیث ان کے نام کے قائم مقام اور اس سے زیادہ مشہور ہو گیا تھا۔

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم حضرت شیخ الحدیث کے تلمیذِ خاص ان کے مجازِ بیعت اور ان کے مقربین خاص میں سے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم العالی مہتمم دارالعلوم بری انگلینڈ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ (۲۵ نومبر ۱۹۴۶ء) کو ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ ترغیب القرآن نانی نرولی میں حاصل کر کے ۱۹۶۱ء میں راندیر کے مشہور مدرسہ جامعہ حسینیہ میں داخلہ لیا اور ہدایہ اولین تک یہیں تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں مظاہر علوم (سہارنپور) میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب سے مشکوٰۃ پڑھی اور جلالین مولانا محمد عاقل صاحب سے اور ہدایہ ثالث مولانا مفتی محمد یحییٰ صاحب سے پڑھی۔ اس کے بعد نسائی اور ابوداؤد حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری سے، ترمذی اور صحیح مسلم حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب سے اور طحاوی حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب سے پڑھی اور صحیح بخاری (مکمل) حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔

دورانِ تعلیم ہی اصلاح کی فکر دامنگیر ہوئی اور حضرت مولانا احمد ادا گودھروی کے مشورہ سے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے لیے ان کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا جس کو حضرت شیخ الحدیث نے شرفِ قبول بخشا اور داخل سلسلہ فرمالیا۔

تعلق ارادت قائم ہونے کے بعد تعلیم کے ساتھ معمولات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ حضرت شیخ سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ (امیر تبلیغی جماعت) سفر حج کے لیے تشریف لے جارہے تھے۔ اور دہلی سے بمبئی آنے والے تھے۔ سورت کے شائقین ملاقات ہزاروں کی تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو گئے تھے جن میں جامعہ حسینیہ، مدرسہ اشرفیہ (راندیر) اور مدرسہ جامعہ اسلامیہ (ڈابھیل) کے طلبہ واساتذہ کے علاوہ ہزاروں عوام سراپا اشتیاق زیارت بن کر شروع رات ہی سے وہاں پہنچ گئے تھے۔ صبح چار بجے ٹرین اسٹیشن پر پہنچی۔ ٹرین کے ٹھہرنے کا وقت صرف تین منٹ تھا۔ مگر ٹرین پندرہ منٹ ٹھہری رہی۔ اور مشتاقانِ زیارت نے حضرت کا دیدار کیا اور حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ٹرین کے دروازہ میں کھڑے ہو کر حاضرین سے خطاب فرمایا، جو ٹرین کی روانگی تک جاری رہا۔

۱۳۸۴ھ میں حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم کی حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں اپنے برادر محترم مولانا

عبدالرحیم صاحب کی معیت میں حاضری ہوئی۔ مولانا عبدالرحیم صاحب دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں مستقل قیام کا ارادہ رکھتے تھے۔ برادر محترم کے ہمراہ سہارنپور پہنچ گئے۔ اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ’’کچے گھر میں قدم رکھتے ہی چوکھٹ سے آگے قدم بڑھانا مشکل ہوگیا۔ نظریں چرا کر دیکھا تو نگاہیں چکاچوند ہوگئیں۔ آفتاب کی طرح پُرجلال چہرہ جس میں نگاہوں کو خیرہ کرنے والی برق بار آنکھیں، سر کھلا ہوا، آستینیں چڑھی ہوئی، چہارزانو جلوہ افروز ہیں‘‘۔

اسی سال حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے پورے ماہ کے اعتکاف کا سلسلہ مدرسہ قدیم کی دفتر والی مسجد سے شروع کیا۔ مسجد معتکفین سے بھر گئی۔

غرض حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم نے سہارنپور کے اپنے قیام کے دوران اپنے تعلیمی مراحل بھی مکمل کیے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ سے روحانی فیوض بھی حاصل کرتے رہے۔

دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد والدہ نے انگلستان میں مقیم رشتہ داروں میں نکاح طے کردیا اور حضرت شیخ الحدیث نے حکم فرمایا کہ ’’جاؤ سورت جاکر والدین کی خدمت کرو‘‘۔ چند ماہ بعد والد محترم کا انتقال ہوگیا اور مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم انگلستان تشریف لے گئے۔

۱۳۸۹ھ میں حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ رمضان المبارک میں حرمین تشریف لائے اور پندرہ روز مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا اور آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ دورانِ اعتکاف ایک شب تراویح وغیرہ سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ نے حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم کو یاد فرمایا اور آپ کو بیعت کی اجازت عطا فرمائی۔ اور اپنے دستِ مبارک سے مشلح پہنایا۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہم کا حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ سے بہت گہرا اور مربوط تعلق رہا اور یہ تعلق حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کی حیات کے آخری لمحات تک جاری رہا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ایماء پر آپ نے انگلستان میں دارالعلوم قائم کیا اور دینی تعلیم وتربیت کا اہتمام فرمایا۔ اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ

’’ان شاء اللہ، تمہارے مدرسہ کی ضروریات اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جلد پوری ہوجائے گی‘‘۔

دارالعلوم کے متعلق ایک دوسرے گرامی نامہ میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ

’’قاری یوسف! تمہارے مدرسہ کا فکر مجھے بھی ان شاء اللہ تم سے کم نہ ہوگا۔ دل سے دعائیں بھی کر رہا ہوں‘‘۔

’’مگر میرے پیارے! ان مشاغلِ عالیہ میں لگ کر ہماری لائن کو خیرباد نہ کہہ دینا۔ دینی کاموں میں قوت روحانیت سے ہوتی ہے۔ معمولات کی پابندی اور کم سے کم آدھ گھنٹہ یکسوئی کا رکھنا بہت ضروری ہے‘‘۔

اسی طرح ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''مگر یوسف پیارے!

ہے یہی شرط وفاداری کہ بے چون و چرا

وہ مجھے چاہے نہ چاہے میں اسے چاہا کروں

مجھے تو تمہارے دارالعلوم نے ایسا پاگل بنا رکھا ہے کہ ہر وقت اسی کا خیال اور سوچ و بچار اسی کا رہتا ہے۔تم تو ماشاءاللہ

متی ما تلق من تھوی ، دع الدنیا و اھملھا

کے مرتبہ پر فائز ہو اور تمہارے خدام تم سے بھی بیس گز آگے۔ یہ تو پیارے! جو اپنے بڑوں کے ساتھ جیسا سلوک کرتا ہے چھوٹے اس کے ساتھ یہی کرتے ہیں۔منتظر رہو۔''

عام طور پر مسلمانوں کا علمی اور دینی انحطاط اب اس درجہ گہرا اور محیط ہو چکا ہے کہ عامۃ المسلمین بزرگوں کی اردو تحریروں کے پڑھنے اور ان کے کما حقہ سمجھنے پر بھی قادر نہیں رہے۔ یہ امر ایک ناگزیر ضرورت بن کر سامنے آگیا ہے کہ علم دین کی اشاعت و تبلیغ کے لیے اردو زبان کے سہل اور رواں اسلوب نگارش کو ترجیح دی جائے اور علمی دقائق کے بجائے اصل حقیقت سے روشناس کرانے کی فکر کی جائے۔خود یہ قرآنِ کریم کے اردو کے تراجم اب عام مسلمانوں کے لیے قابلِ فہم نہیں رہے اس لیے یہ ایک ناگزیر تقاضا تھا کہ موجودہ ضرورتوں کے پیش نظر قرآن کریم کا سلیس اور رواں قابلِ فہم اردو میں ترجمہ کیا جائے۔ **الحمدللہ والمنۃ** کہ حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہم نے اس ضرورت کو بہت احسن طریقہ سے مکمل فرمادیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کا احسانِ عظیم ہے کہ زیرِ نظر ترجمۂ قرآن متعدد خوبیوں اور گوناگوں ظاہری اور معنوی محاسن کا جامع بن گیا ہے۔بطورِ خاص اس ترجمۂ قرآن کے چند نمایاں پہلو حسبِ ذیل ہیں:

☆ یہ ترجمۂ قرآن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالح کے تفسیری نکات پر مشتمل ہے۔

☆ ترجمۂ قرآن میں آیات کے فقہی پہلو بخوبی اجاگر ہوگئے ہیں۔

☆ ہر آیت کا ترجمہ پچھلی اور مابعد آیت سے مربوط ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی جگہ پر مستقل ہے۔

☆ ترجمہ سلیس، رواں اور عام فہم ہے۔

☆ اس ترجمہ کی مدد سے قرآن کریم کے مضامین کو سمجھنا اور ذہن نشین کرنا آسان ہوگیا ہے۔

جہاں تک نظر ثانی کا تعلق ہے، تو یہ محض توفیق ربانی اور بزرگوں کے فیوض و برکات ہیں کہ احقر اپنی علمی بے بضاعتی کے باوجود اس خدمت کی انجام دہی کے قابل ہوا ہے۔احقر نے یہ ترجمہ دو مرتبہ بالاستیعاب حرفاً حرفاً پڑھا ہے اور دیگر اردو تراجم سے موازنہ کیا ہے۔اور بطور خاص سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے آسان

ترجمۂ قرآن کو پیش نظر رکھا ہے۔ اللہ تعالی کا اس عاجز پر احسان عظیم اور لطف عمیم ہے کہ ترجمۂ قرآن پر نظر ثانی کا تمام کام اسی نہج پر مکمل ہوا۔ **فللّٰہ الحمد و الشکر !**

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالی اس کوشش و کاوش کو شرف قبول سے سرفراز فرمائے اور اس خدمت کو ذخیرۂ آخرت بنائے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں میں قرآن کے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارنے کا ذوق و شوق پیدا فرمائے۔ آمین۔

وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز !

(حضرت مولانا ڈاکٹر) ساجد الرحمٰن صدیقی (دامت برکاتہم)

۱/ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ